قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی

القرآن مع علی و علی مع القرآن

من مات علی حب آل محمد مات شہیدا

چراغ مصطفوی

اور

شرار بولہبی

من مات علی بغض آل محمد مات کافرا

حصہ اول

شاہ کاظمی

کو گمراہ کر رکھا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے اضل فرعون وما ھدی۔ فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی کی طرف دھکیل دیا۔ سیدھے راستے پر سے ہٹا لیا۔ دیکھئے یہاں تو خدا فرما رہا ہے کہ شیطان گمراہ کرتا ہے اور فرعون جیسے شیطان کے پیروکار گمراہ کرتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہ کی فقہ شیطان اور فرعون جیسے ملعونوں کو بری الذمہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ پر گمراہی کا الزام ٹھونس رہی ہے۔ شاید اس لئے کہ ہر کوئی اپنے بڑے امام یا پیروکار کو پاک منزہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی لئے تو فقہ حنفیہ یہی کہہ رہی ہے کہ اللہ گمراہ کرتا ہے کیونکہ شیطان تو ان کے مذہب کا پہلا امام ہوا اغویتنی ..... کہنے والا سب سے پہلے یعنی ملعون تھا جس کا مذہب آج تک چلا آ رہا ہے اور چلتا رہے گا۔

شیطان کی پیروکار دوسری ہستی

شیطان کے بعد اس کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا جیش اول جناب حضرت ابو بکر ہیں۔ جب حضرت ابو بکر کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے تو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ ایک اللہ کی پیروی کرو۔ اللہ نے جس کی مدد نہیں کی وہ ناکام رہا اور جسے اللہ نے ہدایت دی وہ ہدایت یافتہ ہوا اور جسے اللہ نے گمراہ کیا وہ گمراہ ہو گیا۔ اہلسنت کی کتاب سیرت صدیق اکبر اردو ترجمہ مولوی محمد عادل قدوسی صفحہ ۲۰۴

اب میں یہاں تک پہنچا ہوں کہ نیکی بدی خدا کی طرف سے ہے۔ یہ کہنے میں اہل سنت کا کوئی قصور نہیں کیوں کہ ان کے مذہب کے سب سے بڑے ہیرو کا جب یہ عقیدہ ہے تو پھر اظہر من الشمس ہے ان بیچاروں نے یہ عقیدہ اپنانا ہی ہے کیونکہ وہ تو اندھی تقلید کے مالک ہیں۔ صحابہ کی بات کو غلط کہنا تو میرے سنی بھائی مسلمان حدود سے خارج ہونے کے مترادف سمجھتے ہیں بس ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے کہ صحابہ کو بُرا مت کہو وہ بُرے ہوں تب بھی بُرا مت کہو کیونکہ وہ صحابی ہیں اور صحابی کو برا کہنا ہمارے مذہب میں جائز نہیں ہے۔ تسلی کے لیے دیکھئے خواجہ حسن نظامی دہلوی مرحوم کی کتاب محرم نامہ ص ۱۰۹

اب کتاب سیرت صدیق اکبر سے یہ بات منظر عام پر آگئی ہے کہ حضرت ابوبکر نے بھی اس عقیدہ کو اپنا رکھا تھا جس کی بنا شیطان مردود نے رکھی تھی۔

اور اسی وجہ سے آج کے سنی مسلمان اس عقیدے کو اپنانے پر مجبور ہیں کیونکہ حضرت ابوبکر نے اپنایا تھا اور وہ صحابی تھے اور ان سے پہلے شیطان مردود نے اپنایا لہذا ہم کیوں نہ کہیں کہ نیکی اور بدی خدا دی طرفوں بندیا دی رضا ئیں۔ یہ تو وہی بات ہوئی نا کہ یک نہ شُد دو شُد!

خُدا ہاتھ پاؤں رکھتا ہے

برادران اہلسنت کے نزدیک خدا ہاتھ پاؤں رکھتا ہے وہ چلتا پھرتا حرکت کرتا ہے جیسا کہ ایک روایت ہے صحیح بخاری جلد ۲ ص ۹۲۲

حدثنا عبداللہ بن ابی الاسود حدثنا حرمی حدثنا شعبۃ عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

قال یلقی فی النار وتقول ھل من مزید حتی یضع قدمہ فتقول قط قط۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن ابی اسود حرمی شعبہ قتادہ حضرت انس نبیؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا لوگ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہ کہے گا کیا اور بھی کچھ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا تو وہ کہے گا بس بس۔

جس مذہب کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ ہاتھ پاؤں رکھتا ہے اور پھر اس کے وہ ہاتھ پاؤں جہنم میں بھی جا سکتے ہیں تو میرے ایسے بھائیوں کو ایسا اللہ مبارک ہو اور ایسے ابوہریرہ جیسے راوی بھی مبارک ہوں ہمارے لئے ان جیسے راویوں کے لئے لعنت تبرہ کے سوا کچھ نہیں ہے

ہمارے سنی بھائیوں کا جو عقیدہ ہے کہ خدا جہنم میں اپنی ٹانگ رکھے گا اس کے بارے میں میں اپنا قول ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ غلط ہے اور وہ یہ ہے کہ جہنم میں جو ٹانگ رکھی جائے گی وہ دراصل خدا کی نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ وہ ٹانگ اس میت کی ہو جو کافی مدت سے میت سے جدا ہو گئی تھی واللہ اعلم

اب ذرا یہ تو دیکھیں کہ شیعہ مسلمانوں کے نزدیک توحید کیا ہے کیا ان کے بھی یہی عقائد ہیں یا اس سے کچھ مختلف ہیں اگر صرف ایک ہی طرف کے عقائد کو لکھ کر اس پر بحث کرنا شروع کر دی جائے تو پھر یہ طرفداری ہو جائے گی لہٰذا اب آیئے ذرا شیعہ عقائد کو دیکھیں اور پھر

کے مذہب کا چھٹا امام بھی ہے۔ یا پھر شاید اس لئے لعنت نہیں کرتے کہ وہ امیر معاویہ کا صاحبزادہ ہے۔ اور معاویہ ان کے مذہب کا سرکردہ پیشوا اور سب کچھ ہے۔ حالانکہ سنی کتب سے یہ واضح ہے کہ حضرت عثمان کے قتل میں سب سے زیادہ حصہ لینے والا معاویہ ہی تھا۔ اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کا بھی قاتل یہی ملعون تھا۔

ہم اس معاویہ پر اب لعنت کیسے نہ کریں جب اس نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ کو بھی معاف نہ کیا اور انہیں ایک گڑھے میں پھینک کر مسلمانوں کو زیارت قبر ام المومنین سے محروم رکھا۔ اور پھر امام حسنؑ کے قتل کرنے میں بھی یہی ملعون بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا تھا دیکھئے تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۳۰۔

چنانچہ جب حضرت امام حسنؑ کی شہادت کی خبر معاویہ کو شام پہنچائی گئی تو اس نے مع اپنے درباریوں کے سجدہ شکر ادا کیا اور اسی شام اس نے بڑی عید منائی دیکھئے الامامت والسیاست۔

معاویہ کو بیٹے کی فکر

حضرت امام حسنؑ کے شہید ہونے کے بعد معاویہ نے اپنے جشن کا آغاز کیا ۵۶ھ میں معاویہ نے مسجد رسول میں بیٹھ کر لوگوں کو یزید کی بیعت کو کہا اتنے میں بی بی عائشہ نے اس کو اپنے گھر کے کسی سوراخ سے دیکھ لیا۔ اور فوراً پکار اٹھیں اے معاویہ چپ ہو جا کیا ابوبکر و عمر نے بھی اپنے بیٹوں کی بیعت کرنے کو کسی کو کہا تھا۔ کہنے لگا نہیں۔ تو پھر بی بی نے کہا تو کس کی پیروی کر رہا ہے۔ معاویہ یہ سن کر چپ ہو گیا۔ اور ممبر سے نیچے اتر آیا۔ لیکن بی بی کے یہ فقرے ان کی موت کا سامان بن گئے۔ اس پر معاویہ نے سوچا اس وقت تک میں کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک بی بی عائشہ کو ختم نہ کر دوں۔ ابوالفداء جلد اول

گر تمہارے نزدیک حیادار امیر المومنین یہی ہے تو پھر تمہارے دوسرے امیر المومنین کے
ردار میں بھی ہمیں سوچنا پڑے گا۔ کہ کیا وہ بھی ایسے تھے۔ لہٰذا ہمیں مجبور نہ کریں۔
مارے صبر کو آزمایا نہ جائے۔ ہم یزید جیسے لعین کو کبھی امیر المومنین کے خطاب اور لقب
ے نہیں سن سکتے۔ کاش آج کوئی مختار ثقفی بن کر یزید لعین کو امیر المومنین کہنے والوں کو
ن کے مقام تک پہنچاتا۔ اور وہ بھی اپنے امام کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں خوب یزید
امیر المومنین ثابت کرتے۔ خدا کرے وہ وقت آ جائے۔

ہے۔ جو دل ہی دل میں رہ جائے اُسے ارمان کہتے ہیں۔

یزید کو رضی اللہ اور امام کہنے والوں کا حال یہاں بھی بُرا۔ اور آگے چل کر تو وہ حال ہوگا جو
خود جانیں یا ان کا امیر لعین۔

حضرت نوفل رضہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز عمر بن عبد العزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا
ایک آدمی نے یزید کو امیر المومنین کہا تو عمر بن عبد العزیز نے اس سے کہا کہ تو قول امیر المومنین
تو نے یزید کو امیر المومنین کہا ہے۔ وَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ عِشْرِیْنَ سَوْطًا۔ اور پھر عمر بن
عبد العزیز کے حکم سے اُسے بیس کوڑے لگائے گئے۔ دیکھیے تاریخ الخلفاء صفحہ نمبر ۱۴۶
رفاک کربلا صفحہ ۸۳۔

یزید کو امیر المومنین کہنے کی سزا بیس کوڑے عمر بن عبد العزیز کے دور میں لیکن
صحابہ کے خلاف زبان درازی کرنے والے کے خلاف تو آرڈیننس جاری ہوتے
ں اور صحابہ بھی وہ جو کافر و مرتد تھے۔ مثلاً معاویہ۔ یزید و ابوہریرہ وغیرہ وغیرہ
یزید کے حق میں بولنے والوں کو کوئی منع نہیں کرتا۔ ان کی بڑھی ہوئی زبانیں
لعین کو امیر المومنین کہتی پھرتی ہیں۔ آخر کیوں نہیں ایسا تو نہیں کہ بجائے بڑے
رک صاحب بھی یزید کے حامی ہیں۔ دال میں کالا کالا نہیں پوری دال ہی کالی ہے
ایسا ہے تو پھر ہم غریب عوام کو اور تو کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن ایسے لوگوں پر جو یزید

کا لیبل چپکا دیتے ہیں ۔ لیکن صحابی کی سند ان لوگوں کو لعنت سے نہیں بچنے دے گی کیونکہ لعنت اپنے گھر خود تلاش کر لیتی ہے ۔

قرآن کا جلانا

جیسا کہ ہم شیعوں کے نزدیک نبیؐ بے عیب ہے ایسے ہی کتاب لاریب ہے اگر کوئی رسول کو تکلیف پہنچائے تو تب کافر ہے اور اگر کوئی ایسی رسولؐ پر اتری ہوئی کتاب میں کچھ رد و بدل کرے یا جلا دے تو بھی کافر و مرتد ہے اور لعنت اُسے تلاش کرتی رہتی ہے ۔ اس کے گلے میں لعنتوں کا طوق قیامت تک پڑا رہے گا ۔

جب حضرت عثمان کے دور میں قرآن مجید کو لکھا گیا تو حضرت عثمان نے نقل شدہ مصاحف کو ایک ایک علاقے میں بھیج دیا ۔ اور حکم دے دیا کہ اس کے جتنا قرآن صحیفہ یا مصاحف میں ہے اُسے جلا دیا جائے ۔

ابن شہاب کا بیان ہے مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے حضرت زید بن ثابت کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مصاحف کو نقل کرتے وقت سورۃ احزاب کی ایک آیت نہ پائی ۔ حالانکہ میں نے رسول کریم کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا تھا ۔ ہم نے پھر اُسے تلاش کیا تو وہ آیت ہمیں خزیمہ بن ثابت انصاری کے گھر سے ملی ۔ اور وہ آیت یہ ہے کہ من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا واللہ علیہ ۔ یعنی ایمانداروں میں سے وہ آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا ۔ تو پھر ہم نے اسی آیت کو اس سورۃ میں شامل کر دیا ۔

دیکھئے صحیح بخاری جلد نمبر ۲ ۔ صفحہ نمبر ۹۹۱ ۔ کتاب فضائل قرآن ۔

تو یہ ہیں اہل سنت کے چیمپئن تھرڈ جن کے نزدیک رسول کریم پر نازل شدہ کتاب کو جلایا بھی جا سکتا ہے ۔ اور رد و بدل بھی کی جا سکتی ہے

عام مسلمانوں اور شیعہ مسلمانوں میں فرق

عام مسلمان کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں لیکن شیعہ اس کے ساتھ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل بھی پڑھتے ہیں۔

منطقی لحاظ سے شیعہ مسلمانوں اور عام مسلمانوں میں فرق عام خاص مطلق کا ہے یعنی نسبت عام خاص مطلق کی ہے مومن اور مسلمان میں۔ ہمارے نزدیک لا الہ الا اللہ محمد رسول پڑھنے سے انسان صرف مسلمان بنتا ہے اور اس کے ساتھ آگے علی ولی اللہ آلاخر تک پڑھنے سے انسان مسلمان سے مومن کے درجے پر فائز ہوتا ہے یعنی شیعہ علی بنتا ہے

عام خاص مطلق دو کلیوں میں سے ایک دوسرے کے ہر فرد پر صادق آئے اور دوسری اس کے بعض افراد پر صادق آئے۔ مثلاً مومن اور مسلمان میں نسبت عام خاص مطلق کی ہے:

یعنی ہر مومن مسلمان ہو سکتا ہے لیکن یہ بات ضروری نہیں کہ ہر مسلمان مومن ہو مثلاً سنی ہیں تو مسلمان کیونکہ کلمہ رسول کا ورد کرتے ہیں لیکن آگے علی ولی اللہ کے قائل نہیں لہذا یہ مومن نہیں ہیں۔

اب اگر سنی حضرات کہیں کہ ہم حضرت علی علیہ السلام کو امام مانتے ہیں تو ان کا یہ کہنا صرف زبان سے ہوگا نہ کہ وہ دل سے جناب علی کو امام مانتے ہیں اگر وہ دل سے امام مانتے تو پہلے اپنے آپ کو مومن بناتے کیونکہ علی امیر المومنین ہیں علی مومنین کے امام ہیں۔

شراب کو حرام کیا اور اس کے بدلہ میں متعہ کو جائز قرار دیا۔
امام علیہ السلام کا دوسرا فرمان ہے کہ متعہ کرنے والے کے غسل کے ہر قطرہ سے خدا ستر فرشتے خلق فرماتا ہے جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اور اس پر لعنت کرتے ہیں جو متعہ سے پرہیز کرتا ہے۔

ہمارے اماموں نے متعہ کی اتنی فضیلت بتائی جو کہ بیان سے باہر ہے۔ کیونکہ رسول کی سنت ہے۔ اور پھر یہ سنت رسول ختم ہو چکی تھی۔ اور مردہ سنت کو زندہ کرنے کا بہت ثواب ہے۔

دعائیہ الفاظ

اللہ تبارک تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سنت رسول پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ان لوگوں پر لعنت کرنے کی توفیق دے جنہوں نے رسول کریم کی سنت کو پامال کر کے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو رسول کی مردہ سنت کو زندہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

عقیدہ ماتم

ماتم امام حسین علیہ السلام نہ تو شیعہ کے اصول دین میں ہے اور نہ ہی فروع دین میں بلکہ ماتم اصول دین کے متعلقات میں سے ہے۔ یعنی امامت ہے اصول دین میں۔ اسطرح اگر امام کی ولایت کا اعلان ہوا تو عید غدیر منالی۔ اور اگر مظلوم حسین کی لاش پر گھوڑے دوڑائے گئے اور خانہ سادات پر ظلم ہوئے تو ماتم اور عزاداری کر لی۔

اہل سنت بھائی ماتم کے بارے شیعوں کو رنگ رنگ کے فتادے صادر کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً ماتم حرام ہے۔ شہیدوں کا ماتم نہیں کیا جاتا۔ شہید زندہ ہے اور زندوں کا ماتم جائز نہیں وغیرہ وغیرہ۔ اب ہم اہلسنت کی معتبر کتب سے ماتم کو ثابت کرتے ہیں کہ!